باب#2

ایم اے کے این جی آف پاکستان

فارائیزی تحریک

سوال:1

تعارف

فریزی تحریک کی بنیاد حاجی شریعت اللہ نے رکھی تھی۔ان کا خیال تھا کہ مسلمانوں کو غیر اسلامی رسوم ورواج ترک کر دینا چاہیے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو صرف نماز، روزہ، حج اور زکٰوۃ پر عمل کرنا چاہیے۔لہٰذاان کی تحریک کو فاریزی تحریک کے نام سے جانا جانے لگا۔حاجی شریعت اللہ کی وفات کے بعد ان کے بیٹے محمد محسن نے اس تحریک کو منظم کیا جس میں منظم طریقے سے یہ تحریک مضبوط اور مقبول ہوئی۔یہ ایک عوامی تحریک ثابت ہوئی۔

کچھ دیگر مسائل کا حل

فریزی تحریک نے بھی کسانوں کو درپیش مسائل پر پوری توجہ دی۔وہ اتنے بہادر ہو گئے کہ انہوں نے جاگیرداروں کی دھمکی آمیز قوت کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

تحریک آزادی میں شاہ ولی اللہ کا کردار

سوال:2

تعارف

اسلام کے پھیلاؤ کے لئے شاہ ولی اللہ کی کاوشیں آزاد اسلامی معاشرے کے قیام کے ساتھ ساتھ پاکستان کے قیام کی طرف پہلا قدم تھیں۔

ابتدائی تعلیم

شاہ ولی اللہ ایک عظیم بزرگ، عالم اور مصلح تھے۔وہ 21 فروری 1703ء کو دہلی کے ایک متقی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام شاہ عبدالرحیم تھا۔شاہ عبدالرحیم دہلی کے مدرسہ رحیمیہ کے بانی رکن تھے۔شاہ ولی اللہ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ رحیمیہ میں حاصل کی۔

ایک استاد کی حیثیت سے

مدرسے میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد شاہ ولی اللہ نے وہاں بارہ سال تک درس وتدریس کی۔اس کے بعد 1724ء میں حج اور اعلیٰ تعلیم کے لیے سعودی عرب چلے گئے۔وہ جولائی 1732 میں دہلی واپس آئے۔

اسلام کی تبلیغ

انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے قرآنی تعلیم کی وکالت کی۔انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ سادہ زندگی گزاریں۔شاہ ولی اللہ نے تسلیم کیا کہ اسلام کے اصولوں پر اس وقت تک صحیح طریقے سے عمل نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ خود قرآن کو نہ سمجھا جائے۔اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے کے لیے انہوں نے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ان کے کام کو سراہا گیا۔بعدازاں ان کے بیٹوں شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالعزیز نے قرآن پاک کا اردو ترجمہ کیا۔

سیاست میں کردار

شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کو اپنے سیاسی حقوق کے لئے جدوجہد کرنے کی قیادت کی۔ انہوں نے عظیم افغان حکمران احمد شاہ ابدالی کو ہندوستان میں مسلم حکمرانی کی بحالی کے لئے بہت سے خطوط لکھے۔ شاہ ولی اللہ نے سپاہیوں کے لئے "جہاد" کی اہمیت کو واضح کیا۔ وہ جانتے تھے کہ سکھ، مرہٹہ اور جاٹ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اللہ کے لیے جہاد کریں کیونکہ وہ پہلے ہی ایک دوسرے سے لڑ کر بہت کچھ برداشت کر چکے ہیں۔

بہت سی کتابوں کے مصنف

شاہ ولی اللہ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے جو درج ذیل ہیں:

1. حجتہ اللہ البلاغہ
2. عزت الاخفا
3. قرآن مجید کی تفسیر

دو قومی نظریہ

شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کی شخصیت اور شناخت قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ کلمہ اور عقیدے کے مطابق مسلمان ایک قوم ہیں اور ان کے رنگ اور جغرافیائی وجود کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

سید احمد شہید بریلوی

سوال:3

تعارف

سید احمد شہید بریلوی 29 نومبر 1786ء کو رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں دہلی چلے گئے اور شاہ عبدالعزیز کے پیروکار بن گئے۔ انہوں نے دہلی میں قیام کے دوران ضروری تعلیم حاصل کی۔ 1812ء میں انہوں نے نواب امیر خان تونک کی فوج میں شمولیت اختیار کی تاکہ انگریزوں کے خلاف جہاد میں حصہ لے سکیں۔ 1821ء میں حج کرنے گئے لیکن وہاں دو سال قیام کیا جہاں انہوں نے اسلام کے عظیم مفکرین سے ملاقات کی اور دنیا میں اسلام کی تحریکوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ وہ اسلام کے اس نئے نظام فکر سے بہت متاثر ہوئے۔ 6 اگست 1823ء کو جب وہ ہندوستان واپس آئے تو انہوں نے خود کو مسلمانوں کی مذہبی اور سماجی اصلاح اور جہاد کی تیاری کے لیے وقف کر دیا۔ وہ 6 مئی 1831 کو سکھوں کے ساتھ لڑائی میں شہید ہو گئے۔

مجاہدین تحریک

سید احمد شہید بریلوی نے ہندوستان کے شمال میں ایک عظیم تحریک کا آغاز کیا۔ اس تحریک کو "مجاہدین تحریک" یا "تحریک جہاد" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس تحریک نے مسلمانوں میں آزادی کی جدوجہد کے لئے ایک طاقت کا انتظام کیا جس نے بقا کا جذبہ پیدا کیا اور انہوں نے آزادی کی جدوجہد کا آغاز کیا۔ مجاہدین تحریک کا پس منظر سید احمد شہید بریلوی نے اپنے روحانی رہنما شاہ عبدالعزیز کے حکم پر ایک خاص راستہ منتخب کیا اور خود کو مقدس جنگ کی تیاری میں وقف کر دیا۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے 1818 میں ایک قومی تحریک کا آغاز کیا اور حج سے واپسی کے بعد 1831 میں مجاہدین تحریک کے طور پر اس تحریک کو منظم کیا۔

مجاہدین تحریک کے اغراض و مقاصد

وہ مسلمانوں کو اسلام کا حقیقی عاشق بنانا چاہتے تھے، اس مقصد کے لیے انہوں نے مجاہدین تحریک کا آغاز کیا۔ مجاہدین تحریک کے بنیادی مقاصد درج ذیل تھے۔

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید کی تبلیغ کرنا۔
- اسلام کی تعلیمات کو زندہ کرنا اور مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے کے لئے تیار کرنا۔
- مسلمانوں کو ایسے کاموں اور نظریات سے محفوظ رکھنا جو اسلامی اقدار کے منافی ہیں۔

- مسلمانوں کو اللہ کے سوا دوسری چیزوں کی عبادت سے محفوظ رکھنا۔
- جہاد کی تبلیغ کرنا کیونکہ مسلح جدوجہد کے بغیر شیطانی طاقت سے آزادی حاصل کرنا ممکن نہیں تھا۔

سید احمد شہید بریلوی اسلامی اقدار اور روایات کے احیاء کے لئے پنجاب اور این ڈبلیو ایف پی میں سکھوں کے تسلط کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے پنجاب میں جہاد کا آغاز کیا اور این ڈبلیو ایف پی شاہ اسماعیل شہید نے بھی اپنے چھ ہزار پیروکاروں کے ساتھ سید احمد کے ساتھ شیطانی قوتوں کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ سید احمد نے دہلی اور پنجاب کے آس پاس کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا، جہاں ان کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔

مجاہدین تحریک کی جدوجہد

سکھوں کے خلاف مجاہدین کی تحریک شروع کی گئی۔ وہ 1826ء میں سندھ آئے اور سید صبغت اللہ شاہ پیر پگارا کی مدد کی کوشش کی۔ سید صبغت اللہ شاہ پیر پگارا نے اس کٹر پیروکاروں کا ایک مضبوط دستہ بھیجا جسے "حر س" کہا جاتا تھا۔ سید احمد شہید بریلوی نے پیر پگارا کی حفاظت میں اپنے خاندان کو چھوڑ دیا اور اپنے خاندان کی پرواہ کیے بغیر جہاد کی طرف روانہ ہو گئے۔ سید احمد شہید بریلوی دسمبر 1826ء میں افغانستان، درہ خیبر اور پشاور سے گزرنے کے بعد نوشہرہ پہنچے اور اسے اپنا صدر مقام بنایا۔ سکھوں کے خلاف پہلی جنگ اکوڑہ کے قریب 21 دسمبر 1826 کو لڑی گئی تھی۔ سکھوں کو شکست ہوئی۔ دوسری جنگ ہازرو میں لڑی گئی۔ یہ بھی مسلمانوں نے جیتا تھا۔ ان فتوحات نے متعدد پٹھان قبائل کو تحریک جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ مجاہدین کی تعداد 80,000 تک پہنچ گئی۔ سید احمد شہید بریلوی کو امیر المومنین کا درجہ دیا گیا۔ سید احمد شہید بریلوی کے زیر کنٹرول علاقے میں اسلامی قوانین نافذ کیے گئے۔ جنگ مقدس کی تحریک ابتدائی طور پر بہت کامیاب رہی لیکن جلد ہی سید احمد کے خلاف سازشیں شروع ہو گئیں، مہاراجہ رنجیت سنگھ (1780-1839) نے سردار یار محمد اور اس کے بھائی سلطان محمد خان کو رشوت دے کر سید احمد شہید بریلوی کی خلافت کے خلاف سازش کی۔ قبائلی رہنماؤں کی بے وفائی نے انہیں مایوس کر دیا۔ انہوں نے بالاکوٹ کو نیا ہیڈ کوارٹر بنایا۔ انہوں نے اپنی جدوجہد کا آغاز مظفر آباد سے کیا۔ یہاں مجاہدین اور سکھوں کے درمیان سخت لڑائی شروع ہو گئی۔ مسلمانوں نے بہادری سے جنگ لڑی لیکن سید احمد اور ان کے دائیں ہاتھ کے ساتھیوں کو 6 مئی 1831 کو شہید کر دیا گیا۔ مختصر یہ کہ بالاکوٹ میں سید احمد کی مجاہدین تحریک ناکام ہو گئی لیکن اس تحریک نے برصغیر میں آزادی کی شمع روشن کر دی۔ سید احمد بریلوی کا سیاسی کام بعد میں پٹنہ کے ولایت علی نے انجام دیا۔ جب انگریزوں نے پنجاب پر قبضہ کیا تو انگریزوں کے خلاف ایک بار پھر جنگ لڑی گئی۔ اس طرح سید احمد شہید بریلوی کی جہاد کی تحریک آزادی کے لئے اس طرح کی کئی جنگوں کے بعد ختم ہو گئی۔

www.pakcity.org

سر سید احمد خان

سوال: 4

ابتدائی تعلیم

وہ 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ سر سید احمد خان ایک عظیم مصلح تھے۔ ان کا تعلق شہر کے ایک ممتاز گھرانے سے تھا۔ اپنی رسمی تعلیم مکمل کرنے کے بعد، انہوں نے 1839 میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت میں شمولیت اختیار کی۔ وہ 1846 میں جج کے عہدے پر فائز ہوئے اور بعد میں انہیں چیف جج کی حیثیت سے بنگلور منتقل کر دیا گیا۔

EDUCATION pakcity.org

پہلا کام

سر سید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں کے خلاف برطانوی دشمنی کو نرم کرنے کے لئے اپنا پہلا کام شروع کیا۔ انہوں نے جنگ آزادی پر ایک کتاب "ہندوستان بغاوت کے اسباب پر مضمون" لکھی۔ یہ کتاب برطانوی اراکین پارلیمنٹ کو بھیجی گئی اور برطانوی حکام میں تقسیم کی گئی۔

تعلیمی خدمات

سر سید احمد خان جانتے تھے کہ مسلمان تعلیم کے بغیر اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے 1859 میں مراد آباد میں ایک فارسی اسکول قائم کیا۔ اس اسکول کو 1875 میں کالج میں اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ ان کی وفات کے بعد اس کالج کو کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ بیسویں صدی کے اوائل کے تعلیم یافتہ مسلمان اس ادارے کی پیداوار تھے۔

سیاسی خدمات

انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ پہلے علم حاصل کریں اور پھر برصغیر کی سیاست میں حصہ لیں۔ جنگ آزادی کے بعد ان کا مقام مسلمانوں کے لیے کسی عظیم سیاسی مصلح سے کم نہ تھا۔

علی گڑھ تحریک

علی گڑھ تحریک کے مندرجہ ذیل مقاصد تھے: انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد پیدا کرنا۔ مسلمانوں کو سائنسی علم حاصل کرنے اور انگریزی زبان سیکھنے پر آمادہ کرنا۔ مسلمانوں کو اجتماعی سیاست سے دور رکھنا۔

pakcity.org

علی گڑھ تحریک کے اثرات

ان کی بنیادی توجہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے علی گڑھ پر تھی۔ انہوں نے محمد کو اینگلو اورینٹل اسکول میں داخل کرایا۔ یہ ایک وسیع تحریک کی علامت تھی جو مسلم زندگی کے ہر مرحلے کو متاثر کرتی تھی۔ سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے جو اقدامات کئے ان کے مسلمانوں کے سیاسی، سماجی، معاشی اور مذہبی پہلوؤں پر دوررس اثرات مرتب ہوئے۔ علی گڑھ تحریک نے پریس کے نئے راستے دکھائے اور برصغیر کے مسلمانوں کے لیے معاشی خوشحالی کے دروازے کھولے۔

کانگریس اور سرسید احمد خان

1883ء میں لارڈ اے او ہیوم نے انڈین نیشنل کانگریس کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔ اس پارٹی کا مقصد ہندوستانیوں کے لئے ایک سیاسی پلیٹ فارم فراہم کرنا تھا۔ بہت سے ہندوستانی اس پارٹی میں شامل ہوئے۔ سرسید احمد خان ایک کھلے ذہن اور بڑے دل کے انسان تھے۔ وہ ایک عظیم محب وطن تھے، پہلے وہ ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کو ایک قوم سمجھتے تھے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ وہ ہندو اور مسلمان دونوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ "قوم" لفظ سے میری مراد صرف ہندو اور مسلمان ہیں اور کچھ نہیں۔ ہمارے مفادات اور مسائل مشترک ہیں اس لیے میں دونوں دھڑوں کو ایک قوم سمجھتا ہوں۔ لیکن بدقسمتی سے ہندوؤں اور کانگریس کے رویے نے انہیں ایک قوم کے بارے میں اپنے خیالات پر نظرثانی کرنے پر مجبور کیا۔ انہیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ کانگریس اور ہندو دونوں مسلمانوں کے مفادات کے خلاف ہیں۔ کانگریس نے مسلمانوں کو مکمل طور پر نظرانداز کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ہندو کبھی بھی کھلے ذہن کے ساتھ آگے نہیں آتے اور ہمیشہ مسلمانوں کے کاز کو نقصان پہنچانے کی پالیسی اختیار کرتے ہیں، لہذا سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ خود کو اس سے دور رکھیں۔ یکم اکتوبر 1906ء کو سر آغا خان نے ایک مسلم وفد کی قیادت کی اور شملہ میں وائسرائے لارڈ منٹو سے ملاقات کی تاکہ آنے والی اصلاحات میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتخابی حلقہ کا مطالبہ کیا جاسکے۔ وائسرائے نے انہیں اچھا جواب دیا۔ اس وقت مسلمانوں کے لئے کوئی سیاسی جماعت نہیں تھی اس کی سخت ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلم لیگ بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اردو۔ہندی تنازعہ

1867ء میں ہندوؤں نے مطالبہ کیا کہ اردو کی جگہ ہندی کو ہندوستان کی سرکاری زبان بنایا جائے۔ انہوں نے احتجاج شروع کر دیا۔ ہندو اردو کے خلاف تھے کیونکہ یہ مسلمانوں کی زبان تھی، سرسید کو افسوس ہوا اور اب انہیں یقین ہو گیا تھا کہ ہندو کبھی بھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہوں گے۔

پاکستان کے حقیقی بانی

سرسید احمد خان نے مسلمانوں کے تئیں ہندوؤں کے رویے کو دیکھا اور اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ ہندو اور مسلمان کبھی ایک قوم نہیں بن سکتے۔ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں کیونکہ ان کا مذہب، ثقافت، تاریخ اور طرز زندگی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ اس طرح ہم اس عظیم ہیرو اور مصلح کو پاکستان کا حقیقی بانی کہہ سکتے ہیں۔

سرسید کا انتقال 27 مارچ 1898ء کو ہوا لیکن نواب محسن الملک نے ان کا کام جاری رکھا۔ سرسید کی کوششوں کی وجہ سے مسلمان ایک علیحدہ شناخت کے طور پر ابھرے۔

دو قومی نظریہ

سوال:5

تعارف

دو قومی نظریہ اپنے آسان ترین انداز میں برصغیر کی دو بڑی برادریوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ثقافتی، سیاسی، مذہبی، معاشی اور سماجی اختلافات کا مطلب ہے۔ درحقیقت یہ اختلافات دو مختلف سیاسی نظریات کو جنم دینے میں اہم کردار ادا کرتے تھے جو ہندوستان کو دو آزاد ریاستوں میں تقسیم کرنے کے ذمہ دار تھے۔

قیام پاکستان کی بنیاد

دو قومی نظریہ پاکستان کے قیام کی جدوجہد کی بنیاد تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ وہ صدیوں سے ایک ساتھ رہنے کے باوجود اپنی انفرادی ثقافت اور تہذیب کو نہیں بھول سکے۔ کچھ عوامل ہیں جو برصغیر کے باشندوں کو دو قوموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ آیئے ہم ان میں سے ہر ایک کا الگ الگ جائزہ لیں۔

مذہبی اختلافات

اسلام توحید کی تعلیم دیتا ہے اور قانون کے سامنے انسان کی برابری پر یقین رکھتا ہے۔ مسلمان اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور زندگی کے بارے میں ایک مربوط نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ دوسری طرف ہندو مت متعدد خداؤں کے تصور پر مبنی ہے۔ ان کا سماج ذات پات کے نظام کی پیروی کرتا ہے اور چار طبقوں میں منقسم ہے اور زندگی کے بارے میں بہت تنگ نظری رکھتا ہے۔

ہندو قوم پرستی

ہندو قوم پرست رہنماؤں نے تعلیم اور دیگر سماجی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے ذریعہ ہندوستانی معاشرے میں مسلمانوں کی عظیم شراکت کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا۔ ان کی تحریروں اور خیالات نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دی تاکہ سیاسی صورتحال کو مزید آلودہ کیا جا سکے۔

ثقافتی اختلافات

مسلمانوں نے اسلامی ثقافت کی پیروی کی، جبکہ ہندوؤں کو ایک خود ساختہ ثقافت وراثت میں ملی۔ ہندوؤں نے ان کی لاشوں کو جلادیا جبکہ مسلمانوں نے ان کی تدفین کی۔ ہندو 'ماں گائے' کو ایک مقدس جانور سمجھتے تھے اور اس کی پوجا کرتے تھے جبکہ مسلمان اسے ذبح کرتے تھے۔ انہوں نے 'ستی' ادا کی جبکہ مسلمان اس روایت سے نفرت کرتے تھے۔

سماجی اختلافات

برصغیر کی دونوں برادریاں اپنی سماجی زندگی کے ساتھ ساتھ کپڑوں، گھریلو برتنوں، گھروں کی ترتیب، سلام کے الفاظ، اشاروں اور ان کے بارے میں ہر چیز میں فرق تھا اور فوری طور پر مخصوص اصل کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

معاشی اختلافات

1857ء کے بعد مسلمانوں کی معیشت کچل دی گئی۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا گیا اور ان کی جاگیروں اور املاک کو ضبط کر لیا گیا، جبکہ ہندوؤں کو معاشی طور پر ترقی کرنے کے کافی مواقع فراہم کیے گئے۔

تعلیمی اختلافات

ہندوؤں نے تعلیمی میدان میں ترقی کی تھی کیونکہ انہوں نے تیزی سے اور آسانی سے انگریزی تعلیم حاصل کی تھی۔ جبکہ مسلمانوں نے جدید تعلیم حاصل نہیں کی جس نے ان کے معاشی حالات کو بری طرح متاثر کیا۔

سیاسی اختلافات

ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان سیاسی اختلافات نے دو قومی نظریے کی ترقی اور ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ہندی اردو تنازعہ

1867ء میں ہندوؤں نے مطالبہ کیا کہ اردو فارسی رسم الخط کے بجائے ہندی رسم الخط میں لکھی جائے۔اس سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک اور خلیج پیدا ہو گئی۔

کانگریس کا رویہ

انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد 1885 میں رکھی گئی تھی۔اس نے ہندوستان کی تمام برادریوں کی نمائندگی کرنے کا دعویٰ کیا لیکن تمام مسلم نظریات کو دبایا اور ہندوؤں کی حمایت کی۔

بنگال کی تقسیم

1905ء میں بنگال کی تقسیم نے مسلمانوں کو متعدد سیاسی فائدے دلوائے لیکن ہندوؤں نے تقسیم کے خلاف تحریک چلائی اور 1911ء میں تقسیم کو منسوخ کر دیا گیا۔

زبان

مسلمان اور ہندو دو مختلف زبانیں لکھتے اور بولتے تھے۔ مسلمان اردو بولتا تھا اور اسے عربی رسم الخط میں لکھا جاتا تھا۔دوسری طرف، ہندی زبان ہندوؤں کے ذریعہ بولی جاتی تھی اور یہ سنسکرت میں لکھی جاتی تھی۔

سرسید احمد-دو قومی نظریے کے بانی

آزادی کی پوری تحریک دو قومی نظریے کے گرد گھومتی تھی جسے سرسید احمد خان نے متعارف کرایا تھا۔وہ ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کو ایک قوم سمجھتے تھے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ قوم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔ قوم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اور ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے۔انڈین ایسوسی ایشن کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہوں اور انہیں اپنی آنکھیں سمجھتا ہوں۔لفظ 'قوم' سے میری مراد صرف ہندو اور مسلمان ہیں اور کچھ نہیں۔ ہم ہندو اور مسلمان ایک ہی سرزمین پر ایک ہی حکومت کے تحت ایک ساتھ رہتے ہیں، ہمارے مفادات اور مسائل مشترک ہیں اور اس لیے میں دونوں دھڑوں کو ایک قوم سمجھتا ہوں۔

علامہ اقبال کی نظر میں دو قومی نظریہ

علامہ اقبال وہ پہلی اہم شخصیت تھے جنہوں نے دو قومی نظریے کی بنیاد پر علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔1930ء میں الہ آباد میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں انہوں نے کہا: "ہندوستان مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف مذاہب کے پیروکاروں کا ایک براعظم ہے۔ لہٰذا میں ہندوستان کے مسلمانوں اور اسلام کے بہترین مفاد میں ایک مستحکم مسلم ریاست کے قیام کا مطالبہ کرتا ہوں۔

دو قومی نظریے پر قائداعظم کا بیان

انہوں نے دو قومی نظریے کو اس قدر تفصیل سے بیان کیا کہ زیادہ تر مسلمان اور یہاں تک کہ کچھ ہندو بھی اس کی سچائی پر یقین کرنے لگے۔انہوں نے اعلان کیا:

"مسلمان اقلیت نہیں ہیں۔وہ لفظ قوم کی ہر تعریف کے مطابق ایک قوم ہیں۔ بین الاقوامی قوانین کے مطابق ہم ایک قوم ہیں۔ قائداعظم نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندو اور مسلمان کبھی بھی ایک مشترکہ قومیت کو فروغ دے سکتے ہیں، یہ ایک بیکار خواب تھا۔1973ء میں انہوں نے کہا تھا کہ ہندوستان نہ تو ایک ملک ہے اور نہ ہی اس کے باشندوں کی ایک قوم ہے۔ یہ برصغیر ہے جو بہت سی قوموں پر مشتمل ہے جن میں ہندو اور مسلمان دو بڑی قومیں ہیں۔

اخیر

دو قومی نظریہ پاکستان کے قیام کی بنیاد ہے کیونکہ اس کے بغیر 14 اگست 1947 کو پاکستان معرض وجود میں نہیں آتا۔

تحریک آزادی میں بلوچستان کا کردار

سوال:6

تعارف

رقبے کے لحاظ سے بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ کوئٹہ بلوچستان کا دارالحکومت ہے۔ سوئی گیس بلوچستان میں پائی جاتی ہے۔ اس صوبے کے لوگ بہت بہادر اور بہادر رہیں۔ ماضی میں یہ صوبہ کم ترقی یافتہ تھا لیکن آج یہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

تاریخی پس منظر

برطانوی راج کے دوران بلوچستان کو صوبے کا درجہ حاصل نہیں تھا۔ اسے سیاسی اصلاحات سے محروم کر دیا گیا۔ اس کی وجہ سے سیاسی اور معاشی طور پر پسماندہ رہے۔ 1927ء میں مسلم رہنماؤں کی طرف سے تاور س دہلی اور 1929ء میں قائداعظم کے چودہ نکات میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ دیگر صوبوں کی طرح سرحد اور بلوچستان میں بھی سیاسی اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔

سیاسی بیداری

بلوچستان میں سیاسی بیداری کا عمل۔ بہت دیر سے شروع ہوا کیونکہ ملک کے دیگر حصوں کے ساتھ اس کا رابطہ بہت کم تھا۔ وہ تعلیم میں پسماندہ تھے۔

مسلم لیگ کی تنظیم

1939ء میں بلوچستان میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔ قاضی محمد ان افراد کی فہرست میں سرفہرست ہیں جنہوں نے بلوچستان میں مسلم لیگ کو فعال بنایا، نواب محمد خان جوگیزئی اور میر جعفر جمالی نے بھی بہت خدمات انجام دیں۔ ان رہنماؤں نے یہاں کے لوگوں کو پاکستان کو ذہنی اور عملی طور پر بنانے کے لیے تیار کیا۔

قرارداد پاکستان کی حمایت

بلوچستان مسلم لیگ نے تحریک پاکستان کی بہت حمایت کی۔ رہنماؤں نے وقتاً فوقتاً یہاں ملاقاتیں کیں اور لوگوں کو پاکستان کے لئے ذہنی طور پر تیار کیا۔

تحریک پاکستان میں فعال کردار

بلوچستان کے عوام نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اپریل 1947ء میں کوئٹہ میں پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلم لیگ نے پاکستان کو اپنی آزاد ریاست بنانے کا پرزور مطالبہ کیا۔

پاکستان میں شمولیت

3 جون 1947 کو یہ اعلان کیا گیا کہ بلوچی شاہی جرگہ اور کوئٹہ میونسپل کمیٹی بلوچستان کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ کانگریس نے کامیابی حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن قاضی محمد عیسیٰ، نواب محمد خان جوگیزئی، میر جعفر خان جمالی اور مسلم لیگ شاہی جرگہ کے دیگر رہنماؤں اور کارکنوں، بلوچی رہنماؤں اور میونسپل کمیٹی کی انتھک کوششوں کی وجہ سے پاکستان کے حق میں فیصلہ کیا۔ اس طرح بلوچستان پاکستان کا حصہ بن گیا۔

قیام پاکستان میں پنجاب کا کردار

سوال:7

تعارف

پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔لاہور پنجاب کا دارالحکومت ہے۔لاہور ایک تاریخی شہر ہے۔لاہور ہمیشہ سے سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔اس لیے اس صوبے کو بڑا بھائی کہا جاتا ہے۔اس صوبے نے پاکستان کے وجود میں اہم کردار ادا کیا۔

پاکستان کی بھرپور حمایت

پنجاب نے ہر سیاسی یا غیر سیاسی سرگرمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اسی طرح تحریک پاکستان میں بھی پنجاب نے اپنا اہم کردار ادا کیا۔

علامہ اقبال

علامہ اقبال نے عملی سیاست میں حصہ لیا اور مسلمانوں میں آزادی کی لہر پیدا کی۔وہ پنجاب کی صوبائی کونسل کے رکن تھے۔1930ء میں انہوں نے اپنے الہ آباد اجلاس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کا خاکہ پیش کیا۔یہی وجہ ہے کہ انہیں پاکستان کا مصور کہا جاتا ہے۔انہوں نے قائد اعظم کو بہت مفید تجاویز دیں اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔قائد اعظم بھی علامہ اقبال کا احترام کرتے تھے۔انہوں نے تحریک پاکستان کے دوران کہا تھا کہ اگر ہم مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور ایک طرف مجھے صدر کا عہدہ دیا جاتا ہے اور دوسری طرف اقبال کی کتابیں دی جاتی ہیں۔میں اقبال کی کتابوں کا انتخاب کروں گا۔1931-32 میں لندن میں اقبال نے گول میز کانفرنس میں شرکت کی تاکہ برصغیر کے سیاسی مسائل کو حل کیا جا سکے۔

مولانا ظفر علی خان

ظفر علی خان کا تعلق بھی پنجاب سے تھا۔وہ ایک اعلیٰ درجے کے جرنلسٹ، قومی ہیرو اور ایک عظیم شاعر تھے۔"زمیندار" اردو میں ان کا مشہور اخبار تھا۔انہوں نے مجلس احرار کی بنیاد رکھی۔اس جماعت نے کادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی۔انہوں نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے اپنے قلم اور زبان سے اس کے مقاصد کو بخوبی بیان کیا۔1936ء کے انتخابات میں وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر رکن اسمبلی منتخب ہوئے اور اس کے بعد آزادی کی جدوجہد میں محاذ پر کھڑے رہے۔

اقبال ظفر علی خان کے بارے میں کہتے ہیں:

مصطفی کمال اتاترک نے ترکی کے لیے جو کام اپنی تلوار سے کیا، ظفر نے اپنے قلم سے مسلمانوں کے لیے وہی کام کیا۔

چوہدری رحمت علی

چوہدری رحمت علی جنہوں نے 1932 میں پاکستان کے لئے یہ نام تجویز کیا تھا وہ پنجاب میں رہتے تھے۔ان دنوں وہ لندن میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔انہوں نے اپنے پمفلٹ "اب یا کبھی نہیں" سے مسلمانوں کو جذباتی کر دیا۔انہوں نے پاکستان کے لئے پی، افغانی کے لئے اے، سرحدی صوبے کے لئے الف، کشمیر کے لئے کے، سندھ کے لئے ایس اور بلوچستان کے لئے تان کے نام سے پاکستان ایجاد کیا۔

قرارداد پاکستان

مسلم لیگ نے آہستہ آہستہ پنجاب میں اپنے قدم جمائے۔ابتدا میں کچھ مقامی اور صوبائی سیاسی جماعتوں نے مسلم لیگ کی مخالفت کی لیکن بعد میں مسلم لیگ قائد اعظم کی قیادت میں پنجاب کی سب سے موثر سیاسی جماعت بن گئی۔23 مارچ 1940ء کو لاہور میں ایک اجلاس ہوا جس میں قرارداد پاکستان یا قرارداد لاہور منظور کی گئی جس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے طور پر پاکستان کا مطالبہ کیا گیا۔آج کل مینار پاکستان اسی مقام پر کھڑا ہے۔

لاہور پاکستان کا دل

قائداعظم نے بالکل درست کہا تھا کہ لاہور پاکستان کا دل ہے۔

موثر تحریک پاکستان

قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ پنجاب کی سب سے فعال جذباتی جماعت بن گئی۔ پنجاب کے تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد تحریک پاکستان میں شامل ہوئے۔

پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ

مسلم لیگ نے پاکستان کے مطالبے کی بنیاد پر 1945-46 کے انتخابات میں حصہ لیا اور پنجاب کے لئے مرکزی اسمبلی میں مخصوص نشستیں حاصل کیں۔ صوبائی انتخابات میں مسلم لیگ نے 86 میں سے 75 نشستیں حاصل کیں۔ اس کے بعد چار دیگر ارکان نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ یوں مسلم لیگ کو 79 نشستیں ملیں، اس طرح مسلم لیگ پنجاب کی سب سے بڑی جماعت بن گئی۔ لیکن پنجاب کے انگریز گورنر نے مسلم لیگ کو حکومت بنانے کی پیشکش کرنے کے بجائے سازش کے ذریعے کانگریس اور یونینسٹ پارٹی کو حکومت کی پیش کش کی۔ اس وجہ سے حکومت کو عوام کی حمایت حاصل نہیں تھی۔ مسلم لیگ نے "تحریک عدم اعتماد" کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں اسے جلد ہی استعفیٰ دینا پڑا۔

پنجاب کی غلط تقسیم

یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ پنجاب کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تقسیم کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایک انگریز جج ریڈ کلف کو کمیشن کا صدر مقرر کیا گیا جس نے ماؤنٹ بیٹن اور کانگریس کے ساتھ مل کر مسلم اکثریت کے زرخیز ترین علاقوں کو ہندوستان کو دے دیا اور ان مسلم علاقوں کی آبادی کو اپنا گھر بار چھوڑ کر پاکستان ہجرت کرنا پڑی۔

بدامنی اور تارکین وطن کا مسئلہ

جب ہندوؤں اور سکھوں نے دیکھا کہ برصغیر کو ان کے مفادات کے خلاف تقسیم کیا جا رہا ہے تو انہوں نے پنجاب کے کچھ علاقوں میں ہنگامہ آرائی شروع کر دی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور زخمی ہوئے۔ آگ اور خون کے اس کھیل میں پنجاب کے مسلمانوں نے بہت جرات کا مظاہرہ کیا اور ہندوستان سے آنے والے پناہ گزینوں کو خوش آمدید کہا اور ثابت کیا کہ مسلمان ضرورت کی گھڑی میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

www.pakcity.org

پاکستان کی تعمیر میں سندھ کا کردار

سوال:8

تعارف

EDUCATION pakcity.org

سندھ پاکستان کا ایک اہم صوبہ ہے۔ کراچی اسی صوبے میں واقع ہے اور یہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ کراچی سندھ کا دارالحکومت ہے اور اسے چھوٹا یا چھوٹا پاکستان کہا جاتا ہے۔ سندھ نے قیام پاکستان میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

تاریخی پس منظر

محمد بن قاسم کی فتح کے بعد سب سے پہلے سندھ مسلم ریاست کا حصہ بنا۔ یہی وجہ ہے کہ اسے اسلام کا گیٹ وے کہا جاتا ہے۔ محمد بن قاسم اور اس کے پیروکاروں کے دور حکومت میں سندھ تقریباً تین صدیوں تک عباسی خلافت کا صوبہ رہا۔ اس دوران وہاں بہت سے بڑے علماء پیدا ہوئے جنہوں نے سندھ کو عالم اسلام پر مشہور کیا، عباس کے زوال کے دور میں جب مقامی حکمرانوں نے سندھ کا کنٹرول حاصل کیا۔ اس کے بعد سندھ دہلی کے سلطانوں اور مغل حکمرانوں کے کنٹرول میں رہا۔ تاہم برطانوی راج کے آنے تک وہاں مسلمانوں کی حکومت قائم رہی۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی اور حضرت سچل سرمست سندھ کے مشہور صوفی شاعر ہیں۔

بمبئی کی سندھ سے علیحدگی

انگریزوں کے دور حکومت میں سندھ کو بمبئی کا حصہ بنادیا گیا جس کی وجہ سے سندھ کی سماجی اور تعلیمی حیثیت پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ قائد اعظم کے چودہ نکات میں سندھ کو بمبئی سے الگ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔اس طرح مسلم لیگ کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے 1935ء میں سندھ کو بمبئی سے الگ کر دیا گیا۔اسے مسلم اکثریت کا علیحدہ صوبہ بنادیا گیا۔

قائداعظم کی سرزمین

قائداعظم کراچی میں پیدا ہوئے۔انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم سندھ مدرسہ ہائی اسکول سے حاصل کی۔

تحریک پاکستان

سندھ کے مسلمانوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔1938ء میں سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مسلم اکثریت والے صوبے مسلمانوں کو دیے جائیں۔یہ پہلا موقع تھا کہ مسلم لیگ کی کسی شاخ نے علیحدہ وطن کی قرارداد منظور کی۔

قرارداد پاکستان کی حمایت

23مارچ1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کا اجلاس ہوا جس میں قرارداد پاکستان منظور کی گئی۔سندھ کے مسلم لیگی رہنماؤں نے اس قرارداد کی بھرپور حمایت کی۔سندھ کے ایک ممتاز رہنما سر عبداللہ ہارون کو اس بات پر خوشی ہوئی کہ 1938ء میں سندھ مسلم لیگ کا جو مطالبہ کیا گیا وہ قومی سطح پر مسلم لیگ کا مطالبہ بن گیا۔

پاکستان ڈیمانڈ کمیٹی

قائداعظم نے پاکستان کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے صوبہ سندھ میں ایک کمیٹی بنائی جس میں سر عبداللہ ہارون اور سندھ کے کئی دیگر رہنما ممبر تھے۔ان مسلم رہنماؤں کی کوششوں سے پاکستان کا مطالبہ زیادہ مقبول ہوا۔

مسلم لیگ کی وزارت

1943ء میں مسلم لیگ سندھ میں اتنی مقبول ہوئی کہ اس نے اپنی وزارت قائم کرلی۔اس طرح سندھ برصغیر کا پہلا صوبہ تھا جہاں مسلم لیگ نے اپنی وزارت قائم کی۔دسمبر 1943ء میں سندھ کی صوبائی اسمبلی ایک بار پھر پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کرکے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں زیادہ طاقتور ہوگئی۔1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی

فروری 1946ء میں صوبائی انتخابات کے بعد مسلم لیگ کے رہنما سر غلام حسین ہدایت اللہ نے قیادت میں وزارت قائم کی۔ لیکن یہ اسمبلی کانگریس کی سازشوں کی وجہ سے تحلیل ہوگئی اور 1946 میں نئے انتخابات ہوئے جس میں مسلم لیگ نے تمام نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور دوبارہ اپنی وزارت قائم کی۔

پاکستان میں داخلے

برصغیر کی تقسیم کے منصوبے کے مطابق 3جون 1947ء کو سندھ صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں اکثریت کے حق میں پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔

مسلم لیگ کے اغراض ومقاصد

سوال:9

تعارف

مسلم لیگ کے اہم محرکات اور مقاصد درج ذیل ہیں:

1. مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت اور تحفظ اور ان کے مطالبات برطانوی حکومت تک پہنچانا۔
2. برطانوی حکومت کے لئے مسلمانوں میں احترام اور خیر سگالی کا احساس پیدا کرنا۔

3 . ہندوستان کے مختلف شہریوں کے درمیان بھائی چارے کو فروغ دینا۔

مسلم لیگ کا کردار

قیام پاکستان میں آل انڈیا مسلم لیگ کے کردار کا خلاصہ درج ذیل ہے:

منٹو مورلے اصلاحات ایکٹ-1909

مسلم لیگ کی قابل قیادت میں مسلمانوں نے اب مسلمانوں کے لئے علیحدہ حکومت کے لئے دباؤڈالنا شروع کر دیا۔ حکام نے ان کے مطالبے کو "منٹو مورلے ریفارم ایکٹ"، 1909 کے نام سے ایک ایکٹ میں قبول کیا۔

معاہدہ لکھنؤ-1916ء

نومبر 1916ء میں لیگ اور کانگریس کی دو کمیٹیوں نے کلکتہ میں ملاقات کی اور ہندوستان کے لئے سیاسی اصلاحات کا مسودہ تیار کیا جسے "لکھنؤ معاہدہ" کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے کانگریس نے مسلمانوں کی علیحدہ حیثیت کو تسلیم کیا۔

سائمن کمیشن

1927ء میں سر جان سائمن کی سربراہی میں مسلم ہندو اختلافات کو حل کرنے کے لیے سائمن کمیشن بھارت بھیجا گیا۔ اسے مسترد کر دیا گیا کیونکہ کمیشن میں کوئی ہندوستانی رکن نہیں تھا۔

جناح کے چودہ نکات-1929ء

قائد اعظم نے نہرو کی رپورٹ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے 14 نکات پر مشتمل رہنما اصولوں کا ایک مسودہ تیار کیا، جسے "جناح کے چودہ نکات" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

علامہ اقبال کا الہ آباد خطاب-1930ء

1930ء میں الہ آباد میں لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنے صدارتی خطاب میں اقبال نے برصغیر کے شمالی اور جنوب مغربی مسلم اکثریتی علاقوں کو یکجا کر کے ایک علیحدہ مسلم ریاست کے قیام کی تجویز پیش کی۔

نجات کا دن

22 دسمبر کو مسلم لیگ نے کانگریس وزراء کے استعفے کے لئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے "یوم آزادی" منایا۔

قرارداد پاکستان-1940ء

ہندوؤں کے رویے نے یہ واضح کر دیا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ 23 مارچ کو لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ایک مشہور قرارداد منظور کی گئی جسے عام طور پر قرارداد پاکستان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسے مولوی فضل الحق نے پیش کیا۔

کرپس مشن-1942

سر اسٹیفورڈ کرپس کو برطانوی حکومت نے ہندوستانی رہنماؤں کے ساتھ مستقبل کے ہندوستانی آئین پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے ہندوستان بھیجا تھا۔ ان کی تجویز کو کانگریس اور لیگ دونوں نے مسترد کر دیا تھا۔ کانگریس نے انہیں "ناکام بینک پر پوسٹ ڈیٹڈ چیک" کے طور پر بیان کیا۔ جناح نے کہا تھا کہ اگر ان کو قبول کر لیا گیا تو مسلمان اپنے اکثریتی صوبوں میں بھی اقلیت بن جائیں گے۔

گاندھی جناح کی بات چیت—1944

گاندھی نے ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے جناح کے ساتھ بات چیت کی، لیکن اس کا کوئی نتیجہ خیز نتیجہ نہیں نکلا کیونکہ گاندھی نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کے طور پر قبول نہیں کیا تھا۔

شملہ کانفرنس-1945

لارڈ ویول نے شملہ میں ایک کانفرنس بلائی۔ لارڈ ویول کے یکطرفہ رویے کی وجہ سے کانفرنس کسی مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ اس کانفرنس میں قائداعظم نے واضح کیا کہ (7) مسلم لیگ ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کر سکتی ہے۔

عام انتخابات-1945-1946

1945-1946 میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے جس میں مسلم لیگ نے مرکزی قانون ساز اسمبلی کی 30 نشستیں اور صوبائی قانون ساز اسمبلی کی 495 میں سے 430 نشستیں حاصل کیں۔

pakcity.org

کابینہ مشن-1946

کابینہ مشن نے 1946 میں ہندوستان کا دورہ کیا اور اپنی سفارشات انگریزوں کو پیش کیں۔ اس کے نتیجے میں عبوری حکومت تشکیل دی گئی لیکن کانگریس اور لیگ ان کے درمیان تعاون نہیں کر سکے۔

دہلی کنونشن-1946

قائداعظم نے دہلی میں تمام مسلم لیگی ارکان کا کنونشن بلایا۔ کنونشن میں ہر رکن نے پاکستان کے قومی مقصد کے حصول کے لئے کسی بھی خطرے سے نمٹنے کا عہد کیا۔

3 جون کی منصوبہ بندی-1947

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے لوگوں کی خواہش کے مطابق اقتدار کی منتقلی کا منصوبہ تیار کیا۔ انہوں نے ملک کی تقسیم پر زور دیا اور بتایا کہ یہ بھارتی سیاسی تعطل کا واحد حل ہے۔ لیگ اور کانگریس دونوں نے اس منصوبے کو قبول کیا۔

اخیر

اس طرح مسلم لیگ کو اس کا مقصد مل گیا اور 14 اگست 1947 کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ مختصر یہ کہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کا قیام مسلم لیگ اور ان عظیم ہیروز کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے قیام پاکستان کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اگر مسلم لیگ نہ ہوتی تو برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر نہیں بدل سکتی تھی۔

قائداعظم کے چودہ نکات

سوال:10

تعارف

مارچ 1929ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں قائداعظم نے اپنے مشہور چودہ نکات کا اعلان کیا۔

وفاقی نظام

مستقبل کے آئین کی شکل وفاقی ہونی چاہیے اور باقی اختیارات صوبوں کے پاس ہونے چاہئیں۔

صوبائی خود مختاری

تمام صوبوں کو یکساں خود مختاری دی جائے گی۔

اقلیتوں کی نمائندگی

ملک کی تمام قانون سازی اور دیگر منتخب ادارے ہر صوبے میں اقلیتوں کی مناسب اور موثر نمائندگی کے مخصوص اصولوں پر تشکیل دیئے جائیں گے اور کسی بھی صوبے میں اکثریت کو اقلیت یا برابری تک محدود نہیں کیا جائے گا۔

مسلمان نمائندوں کی تعداد

مرکزی قانون سازی میں مسلمانوں کے نمائندے ایک تہائی سے کم نہیں ہوں گے۔

علیحدہ انتخابی حلقے

فرقہ وارانہ گروہوں کے نمائندے فی الحال علیحدہ انتخابی حلقوں کے ذریعہ کام کرتے رہیں گے بشرطیکہ کسی بھی وقت کسی بھی کمیونٹی کے لئے مشترکہ رائے دہندگان کے حق میں اپنا علیحدہ رائے دہندگان چھوڑنے کا راستہ کھلا رہے۔

مسلم اکثریتی صوبے

کسی بھی وقت کسی بھی علاقائی تقسیم کی ضرورت پڑسکتی ہے جو کسی بھی طرح سے پنجاب، بنگال اور این ڈبلیو ایف پی میں مسلم اکثریت کو متاثر نہیں کرے گی۔

مذہبی آزادی

مکمل مذہبی آزادی، عقیدے کی آزادی، عبادت اور عبادات کی آزادی، انجمن اور تعلیم کی ضمانت دی جائے گی۔

تین چوتھائی نمائندگی

کسی بھی قانون سازیا کسی دوسرے منتخب ادارے میں کوئی بل یا قرارداد منظور نہیں کی جائے گی اگر اس مخصوص ادارے میں کسی بھی کمیونٹی کے تین چوتھائی ارکان اس طرح کے بل کی مخالفت کرتے ہیں۔

سندھ کی علیحدگی

سندھ کو بمبئی پریزیڈنسی سے الگ کیا جائے۔

این ڈبلیو ایف پی اور بلوچستان میں اصلاحات کا تعارف

دیگر صوبوں کی طرح نو تھ مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں بھی اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔

سرکاری خدمات

ریاست کی خدمات میں دوسرے ہندوستانیوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو بھی مناسب حصہ دیا جانا چاہیے۔

مسلمانوں کی ثقافت اور زبان کا تحفظ

آئین میں مسلم ثقافت، زبان، مذہب اور تہذیب کے تحفظ کے لئے مناسب تحفظ شامل ہونا چاہیے۔

مسلمانوں کی ایک تہائی وزارتیں

کوئی کابینہ تشکیل نہیں دی جاتی، چاہے وہ مرکزی ہو یا صوبائی۔ کم از کم ایک تہائی مسلم وزراء کے تناسب کے بغیر۔

اخیر

ریاست کے آئین میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی سوائے انڈین فیڈریشن کی تشکیل کرنے والی ریاست کی رضامندی کے۔ چودہ نکات میں شامل معقول اور اعتدال پسند مطالبات کو ہندو رہنماؤں نے مسترد کر دیا جس سے دونوں برادریوں کے درمیان خلیج کافی وسیع ہو گئی۔ جناح کے چودہ نکات کی اہمیت

نہرو رپورٹ کا قائداعظم کے چودہ نکات سے موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان سیاسی خلیج واقعی بڑھ گئی تھی۔ قائداعظم کے چودہ نکات ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اصول بن گئے۔ ان نکات کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ نکات 1930ء کی گول میز کانفرنس میں پیش کیے گئے تھے۔ نتیجتاً یہ نکات مسلمانوں کے مطالبات بن گئے اور 1947ء میں قیام پاکستان تک اگلی دو دہائیوں تک مسلمانوں کی سوچ کو بہت متاثر کیا۔

قیام پاکستان میں این ڈبلیو ایف پی کا کردار

سوال:11

تعارف

شمال مغربی سرحدی صوبہ پاکستان کا ایک اہم صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت پشاور ہے۔ مشہور درہ خیبر اسی صوبے میں واقع ہے۔ غیر ملکی حملہ آور اس درے کے ذریعے برصغیر میں داخل ہوئے۔ یہ ایک تاریخی اقتباس ہے۔ خوشحال خان خٹک اور رحمان بابا اس صوبے کے مشہور ترین شاعر ہیں۔

مشکلات کا سامنا

سرحد مسلم اکثریتی صوبہ ہے۔ لیکن مسلم لیگ کو یہاں قائم کرتے ہوئے بہت سی مشکلات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ مشکل ان رہنماؤں کی وجہ سے تھی جو کانگریس کے زیر اثر تھے اور انہوں نے اس کی پالیسیوں کی حمایت کی تھی۔ ایسے رہنماؤں میں سرحدی گاندھی عبدالغفار خان سرفہرست تھے۔ اس صوبے میں کانگریس کے پاس وہ وزارت تھی جس نے مسلم لیگ کی تحریک کی مخالفت کی تھی۔

مسلم لیگ کی تنظیم

قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ نے آہستہ آہستہ وہاں اپنی مضبوط گرفت قائم کی۔ 1940 میں قرارداد پاکستان منظور ہونے کے بعد مسلم لیگ فرنٹیئر میں مقبول ہونا شروع ہوئی۔ اس علاقے کے مسلمان مسلم لیگ میں شامل ہونے لگے۔ اس صوبے میں کانگریس نے مسلم رہنماؤں پر تشدد کرنے کے لئے ان کے خلاف جھوٹے مقدمات بنانا شروع کر دیے اور انہیں جیلوں میں بند کر دیا۔ لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ 1945ء کے بعد مسلم لیگ کی جدوجہد فعال ہو گئی۔ جن رہنماؤں نے بہت تعاون کیا ان میں خان عبدالقیوم خان، پیر صاحب زکوری شریف اور پیر صاحب مانکی شریف شامل ہیں۔

پاکستان کا مطالبہ

فروری 1947 میں مسلم لیگ نے کانگریس کے خلاف غیر کو آپریٹو تحریک کا آغاز کیا۔ صوبائی حکومت نے مسلم لیگی کارکنوں کو سخت اذیتیں دیں لیکن وہ مسلم لیگ کی تحریک کو نہ روک سکی۔ اس کے بجائے یہ پورے صوبے میں پھیلنے لگا۔ صوبے میں ہر طرف صوبائی حکومت سے نفرت ہونے لگی اور علیحدہ وطن کے حق میں مسلم لیگ کے اجلاس ہونے لگے۔ ان کے انداز میں یہ ثابت ہو گیا کہ مسلم لیگ کے لوگ پاکستان کے حق میں ہیں۔

مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان تنازعہ

3 جون 1947 کو برطانوی حکومت نے پاکستان کا مطالبہ تسلیم کیا اور اعلان کیا کہ فرنٹیئر کے مستقبل کا فیصلہ ووٹ سے کیا جائے گا۔ چنانچہ مسلمانوں نے عدم تعاون کی تحریک روک دی۔ مسلمانوں نے لوگوں کو پاکستان کو ووٹ دینے کے لیے قائل کرنا شروع کر دیا۔ دوسری جانب کانگریس نے پاکستان کے خلاف تحریک شروع کی اور آزاد بلوچستان کا نعرہ بلند کیا۔

پاکستان میں شمولیت

فرنٹیئر کے عوام نے بڑی اکثریت سے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔ اس طرح فرنٹیئر پاکستان کا حصہ بن گیا اور فرنٹیئر کے مسلمانوں کو آزادی مل گئی۔

گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کا کردار

سوال:12

قائداعظم بطور گورنر جنرل

14 اگست 1947ء کو قائداعظم محمد علی جناح پہلے گورنر جنرل بنے۔ وہ تیرہ ماہ تک گورنر جنرل رہے۔ اس عرصے کے دوران انہوں نے بہت سے اہم قومی مسائل حل کیے۔ ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

وفاقی کابینہ کی تشکیل

جیسے ہی قائداعظم نے فوری کارروائی کی اور وفاقی کابینہ کے ارکان کو حکومتی امور کو احسن طریقے سے چلانے کے لیے نامزد کیا۔ لیاقت علی خان وزیراعظم منتخب ہوئے۔ کابینہ کے دیگر ارکان کو بھی نامزد کیا گیا تھا۔ پاکستان کی پہلی کابینہ نے 15 اگست 1947 کو حلف اٹھایا۔

کابینہ کے ارکان

1. سردار عبدالرب نشتر (ٹرانسپورٹ)
2. راجہ غضنفر علی خان (زراعت)
3. فضل الرحمن (تعلیم)
4. آئی آئی چندریگر (صنعت)
5. غلام محمد (فنانس)
6. جوگندر ناتھ منڈل (قانون)
7. سر ظفر اللہ خان قادیانی (افیئر)

آئینی مسائل

1935 کے ایکٹ میں ترمیم کی گئی اور ملک میں نافذ کیا گیا کیونکہ نوزائیدہ ریاست کا کوئی آئین دستیاب نہیں تھا۔ اس طرح یہ عظیم کارنامہ قائداعظم کی انتظامی قیادت میں انجام پایا۔

www.pakcity.org

سرمائے کا قیام

کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔

صوبائی حکومت

قائداعظم کو وزیراعلیٰ اور گورنر منتخب کیا گیا۔ صوبوں کے وزرائے اعلیٰ درج ذیل ہیں: خان افتخار حسین ممدوٹ—پنجاب

خواجہ ناظم الدین—مشرقی بنگال خان عبدالقیوم—این ڈبلیو ایف پی محمد ایوب کھوڑو—سندھ چیف کمشنر (برطانوی)—بلوچستان

انتظامی ہیڈ کوارٹرز کا قیام

انتظامی اصلاحات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور چوہدری محمد ایوب کو سیکرٹری جنرل بنایا گیا۔ سول سروسز کو دوبارہ منظم کیا گیا اور سول سروسز اکیڈمی تشکیل دی گئی۔ سیکریٹریٹ قائم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آرمی، نیوی اور ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹرز بھی قائم کیے گئے۔ گولہ بارود کی ایک فیکٹری بھی قائم کی گئی تھی۔

خارجہ امور کی طرف توجہ

خارجہ امور کی حساسیت کا احساس کرتے ہوئے قائداعظم نے خارجہ پالیسی پر پوری توجہ دی۔ انہوں نے ہمسایہ اور ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ صحت مند تعلقات استوار کیے جو خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد تھے۔

اقوام متحدہ کی رکنیت

آزادی کے بعد قائداعظم نے اقوام متحدہ کی تنظیم (یواین او) کی رکنیت حاصل کرنے پر فوری توجہ دی۔ 30 ستمبر 1947ء کو پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا۔ یہ سب کچھ قائداعظم کی متحرک قیادت میں کیا گیا۔

تعلیمی پالیسی کا نفاذ

تعلیم کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ایک قوم کے معیار زندگی اور ترقی کو بہتر بناتا ہے۔ آزادی کے وقت تعلیم کے شعبے پر بھی توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے 1947 میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کی۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ پاکستان کا ہر شہری ایمانداری اور قومی جذبے کے ساتھ اپنی قوم کی خدمت کرے۔ انہوں نے قوم کو ایمانداری اور قومی جذبے سے بنایا۔ انہوں نے طلباء کے لئے سائنسی اور تکنیکی تعلیم کے حصول کو لازمی بنایا۔ قائداعظم نے ملک کی تعلیمی پالیسی کو بہتر بنانے کے لئے بہت کچھ کیا۔

پاکستان کی خدمت میں

قائداعظم نے مرتے دم تک اپنے ملک کی خدمت کی۔ اپنی خراب صحت کے باوجود وہ اہم فائلوں کا مطالعہ کرتے رہے۔ وہ کھانے کی مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر دم توڑ گیا۔

پاکستان کی پہلی کابینہ

پاکستان کی پہلی کابینہ بھی قائداعظم نے منتخب کی تھی۔ اس نے اسے قبول کر لیا. لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے وزیراعظم تھے۔

3 جون کا منصوبہ

سوال: 13

3 جون کا منصوبہ اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن

لارڈ ماؤنٹ بیٹن مارچ 1947 میں ہندوستان کے وائسرائے بنے۔ انہوں نے انڈیا یونائیٹڈ کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تقسیم ہند کے سوا ہندوستان کے مسائل کا کوئی حل نہیں ہے۔ 3 جون کا منصوبہ اور قیام پاکستان

3 جون 1947 کو وائسرائے نے دہلی میں کانگریس اور مسلم لیگ کے رہنماؤں کی مشترکہ کانفرنس میں تقسیم کے منصوبے کا اعلان کیا۔ اس منصوبے کو 3 جون پلان کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس منصوبے کے کچھ اہم نکات درج ذیل تھے:

بھارتی آزادی بل 1947

14 اگست 1947 تک پاکستان کو اقتدار دے دیا جائے گا۔ یہ بل منظور ہوا اور آزادی بل 1947 کے نام سے جانا جانے لگا۔

علیحدہ اجلاس

3 جون کے پلان میں ایک شق شامل کی گئی تھی کہ پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے مسلم اور ہندو ارکان کا الگ الگ اجلاس منعقد کیا جائے گا تاکہ یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ آیا ان کے صوبے تقسیم کے حق میں ہیں یا نہیں اور یہ کیسے ہوگا۔

نئی سرحدیں

ان صوبوں کی نئی سرحدوں کا فیصلہ ایک کمیشن کرے گا۔

سندھ اسمبلی

سندھ اسمبلی اکثریت کے ذریعے صوبے کی مستقبل کی صورتحال کا فیصلہ کرے گی۔ سندھ اسمبلی نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔

این ڈبلیو ایف پی اور سلہٹ کے لوگ

این ڈبلیو ایف پی اور سلہٹ کے عوام ریفرنڈم کے ذریعے اپنی حیثیت کا فیصلہ کریں گے۔ این ڈبلیو ایف پی اور سلہٹ نے بھی پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔

اخیر

وائسرائے نے 3 جون 1947 کو اس منصوبے کا اعلان کیا۔ منصوبے کے مطابق 3 جون 1947 کے بجائے 14 اور 15 اگست 1947 کی درمیانی شب اقتدار کی منتقلی کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

ریڈکلف ایوارڈ

سوال:14

ایک عام وکیل مسٹر ریڈکلف کو پنجاب اور بنگال کی سرحدوں کی حد بندی کے لئے انگلینڈ سے ہندوستان بھیجا گیا تھا۔ وائسرائے اور مسٹر ریڈکلف نے کانگریس کے ساتھ ملی بھگت کی اور ان کی خواہشات کے مطابق سرحد کی حد بندی کی۔ ریڈکلف میں بہت سے مسلم اکثریتی علاقے شامل تھے، ہندوستان کے علاقے اور پاکستان کو ستلج، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا گیا تھا۔ مزید کشمیر پر قبضہ کیا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا کیا جو ابھی تک حل نہیں ہوا ہے۔ ریڈکلف کی ناقص منصوبہ بندی نے پاکستان کے لئے بہت سے مسائل پیدا کیے جو حل نہیں ہوئے۔ ریڈلیف کی ناقص منصوبہ بندی نے پاکستان کے لئے بہت سے مسائل پیدا کیے۔

آزادی کا سورج

آزادی قوموں کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ پاکستان 14 اگست 1947 کو 27 رمضان کو اور بھارت 15 اگست 1947 کو آزاد ریاست کے طور پر معرض وجود میں آیا۔

مختصر سوال وجواب

سوال نمبر1: حضرت شاہ ولی اللہ کی خدمات کے بارے میں چار جملے لکھیں؟

جواب 1۔ وہ ایک عظیم بزرگ اور عالم دین تھے۔انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تبلیغ کی۔انہوں نے مسلمانوں کے درمیان باہمی اختلافات کو حل کیا۔انہوں نے اسمبلیوں کے برے آداب کا خاتمہ کیا۔انہوں نے مسلمانوں کے لئے سیدھی راہ متعین کی۔

سوال نمبر2: حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی خدمات کے بارے میں چار جملے لکھیں؟

جواب: 1۔انہوں نے شاہ ولی اللہ کے کام کو وسعت دی۔انہوں نے ایک انقلابی پروگرام تیار کیا۔اس نے مسلمانوں کو ایک اسلامی ریاست قائم کرنے پر مجبور کیا۔انہوں نے اسلام دشمن طاقتوں خاص طور پر سکھوں کے خلاف سخت کارروائی کی۔

سوال نمبر3: سید احمد شہید کی جہاد تحریک کے چار مقاصد کیا ہیں؟

جواب: 1-اللہ کی وحدانیت کے تصور کی تبلیغ کرنا۔ایک اسلامی ریاست کے قیام کے لئے. جہاد کی تبلیغ کرنا۔4۔اسلامی تعلیمات کو زندہ کرنا۔

سوال نمبر4: فریزی تحریک پر چار جملے لکھیں؟

جواب: 1۔حاجی شریعت اللہ نے فریزی تحریک کا آغاز کیا۔اس تحریک کا مقصد بنگالی مسلمانوں کی اصلاح کرنا تھا۔یہ تحریک بنگالی مسلمانوں کے غیر اسلامی رسم ورواج اور روایات کو ختم کرنے کے لئے مفید ثابت ہوئی۔فاریزی تحریک کے تحت اسلامی تکنیک کو بھی انجام دیا گیا۔

سوال نمبر5: مغلیہ سلطنت کے زوال کی وجوہات کیا تھیں؟

جواب: 1. قومی اتحاد کا فقدان۔انتہائی مرکزی انتظامیہ. 3. جہاد کے جذبے کا فقدان۔4۔ تعلیمی زوال۔

سوال نمبر6: جنگ آزادی کے اسباب کیا تھے؟

جواب: 1. سیاسی وجوہات 2. معاشی وجوہات 3. مذہبی اسباب 4. سماجی اسباب

سوال نمبر7: سرسید احمد خان کے بارے میں چار جملے لکھیں۔

انہوں نے مسلمانوں کی سماجی، تعلیمی اور مذہبی خدمات کے لئے علی گڑھ تحریک کا آغاز کیا۔

انہوں نے 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان الجھنوں کو دور کرنے کے لیے ایک پمفلٹ لکھا۔انہوں نے مراد آباد، غازی پور اور علی گڑھ میں اسکول قائم کیے۔

انہوں نے دو قومی نظریہ پیش کیا۔

سوال نمبر8: تقسیم بنگال کے خلاف ہندوؤں کی تحریک کے بارے میں چار جملے لکھیں۔

جواب 1۔انہوں نے ہندوستان کے قومی کردار کی توہین محسوس کی۔انہوں نے برطانوی حکومت پر تنقید کی کہ انہوں نے کانگریس کی آزادی کو کمزور کرنے کے لئے بنگال کو تقسیم کیا تھا۔انہوں نے سول نافرمانی شروع کردی۔انہوں نے ملک میں سیاسی انتشار اور بدامنی پیدا کی۔

سوال نمبر9: 1906ء میں شملہ وفد نے مسلمانوں سے کیا مطالبہ کیا تھا؟

جواب: مسلمانوں کا مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتخابی حلقوں کا مطالبہ۔ انہوں نے خدمات میں مکمل نمائندگی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مسلم یونیورسٹی کے قیام کے لئے امداد کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے تمام منتخب اداروں میں وزن کی عمر کا مطالبہ کیا۔

سوال نمبر10: مسلم لیگ کیوں قائم ہوئی؟

جواب: جواب۔ مسلم لیگ کے قیام کے تین اہم عوامل تھے: 1۔ مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت اور حفاظت کرنا۔ "منٹو مورلے اصلاحات" سے نمٹنے کے لئے. برطانوی حکومت کے ساتھ مسلمانوں کی وفاداری کو فروغ دینا۔

سوال نمبر11: لکھنؤ معاہدے کے بارے میں چار جملے لکھیں۔

جواب 1. کانگریس نے مسلمانوں کے لئے علیحدہ رائے دہندگان کے خیال کو قبول کیا۔ کسی خاص کمیونٹی کو ناراض کرنے والا کوئی بھی بل کسی کونسل کے اندر پیش نہیں کیا جانا چاہئے اگر اس برادری کے تین چوتھائی نمائندے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا گیا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کو ان صوبوں میں اہمیت دی جانی تھی جہاں انہوں نے اقلیتیں تشکیل دی تھیں۔

سوال نمبر12: جنگ آزادی کی بغاوت کی بنیادی وجوہات کیا تھیں؟

جواب: 1. مذہب میں سرکاری مداخلت۔ وہ کارروائیاں جن کی وجہ سے ہندوستانی فوجیوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ ملک کی انتظامیہ میں ہندوستانی نمائندگی کی عدم موجودگی۔ قوانین اور حکمرانی کے درمیان معاشرتی تلافی.

سوال نمبر13: مسلم اینگلو اورینٹل کالج کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

جواب: ماضی کی روایت کو رد کرنا اور مسلمانوں کی ترقی کو تیز کرنا۔ مشرقی علوم کو مغربی ادب اور سائنس کے ساتھ ہم آہنگ کرنا۔ ہندوستانی مسلمانوں کو مغربی تعلیم کی سہولت فراہم کرنا۔ مسلمانوں میں عملی توانائی پیدا کرنا۔

سوال نمبر14: تحریک خلافت کے چار مقاصد تحریر کریں۔

جواب 1. ترک خلافت کو برقرار رکھنا۔ سلطنت عثمانیہ کے اتحاد کو برقرار رکھنا۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو پیش کرنا۔ مسلم دنیا کے درمیان بھائی چارہ برقرار رکھنا۔

سوال نمبر15: تحریک عدم تعاون کے بارے میں تین جملے لکھیں۔

جواب: 1. تمام برطانوی لقب سے دستبردار ہونا۔ برطانوی قانون کی عدالتوں کا بائیکاٹ کرنا۔ انتخابات میں عدم شرکت. 4. تعلیمی اداروں سے تمام طلبہ کا انخلاء۔

سوال نمبر16 سائمن کمیشن کی چار سفارشات لکھیں۔

جواب: 1. حکومت کی دو طرفہ شکل کا خاتمہ۔ انہوں نے پنجاب اور بنگال میں مرکز کی ایک تہائی نمائندگی اور قانونی اکثریت کے بارے میں مسلمانوں کے مطالبات کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے بمبئی سے سندھ کی علیحدگی کو ملتوی کر دیا۔ انہوں نے مقننہ اور ایگزیکٹوز میں اقلیتوں کی منصفانہ نمائندگی سے اتفاق کیا۔

سوال نمبر17: نہرو رپورٹ کی چار تجاویز لکھیں۔

جواب: مسلمانوں کا خاتمہ اور علیحدہ انتخابی حلقہ کا مطالبہ۔ مسلم نشستوں کے ریزرویشن سے انکار کر دیا گیا۔ ہندی کو سرکاری زبان بنایا جائے۔ سندھ کی بمبئی سے علیحدگی کو قبول کر لیا گیا۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

سوال نمبر18: قائداعظم کے مشہور چودہ نکات میں سے کوئی چار نکات لکھیں۔

جواب: مرکزی قانون سازی میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ سندھ کو بمبئی پریزیڈنسی سے الگ کیا جائے۔ تمام صوبوں کو یکساں خودمختاری دی جائے۔ این ڈبلیو ایف پی اور بلوچستان میں بھی دیگر صوبوں کی طرح اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔

سوال نمبر19: تین گول میز کانفرنس کب اور کہاں منعقد ہوئی؟

جواب: پہلی گول میز کانفرنس 22 نومبر 1930ء سے 19 جنوری 1931ء تک لندن میں منعقد ہوئی۔ دوسری گول میز کانفرنس 7 ستمبر 1931ء سے 31 دسمبر 1931ء تک لندن میں منعقد ہوئی۔ تیسری گول میز کانفرنس 17 نومبر 1932ء سے 24 دسمبر 1932ء تک لندن میں منعقد ہوئی۔

سوال نمبر20: قرارداد پاکستان کے چار اثرات لکھیں۔

جواب 1. مسلمانوں کو ہندوؤں کی حکمرانی سے نجات دلائی گئی۔ گاندھی ناراض ہو گئے اور اسے "اخلاقی غلطی" قرار دیا۔ ہندوؤں کا "رام راج" کا خواب غائب ہو گیا۔ مسلمانوں کو ایک ایسا ملک ملا جہاں وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق رہ سکیں۔

سوال نمبر21: گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کے کردار کے بارے میں چار نکات لکھیں۔

جواب: 1۔ اس نے افسروں کا ایک ادارہ بنایا۔ انہوں نے نوزائیدہ ملک میں قومی جذبہ اور حب الوطنی پیدا کی۔ انہوں نے عوامی معاہدوں کا آغاز کیا اور اکثر بلوچستان اور این ڈبلیو ایف پی کا دورہ کیا۔ انہوں نے پاکستان کی معیشت پر خصوصی توجہ دی۔

www.pakcity.org

خالی جگہوں کو پر کریں

1. حضرت شاہ ولی اللہ 1703ء **میں پیدا ہوئے اور 1762ء میں وفات پائی۔**
2. حضرت شاہ عبدالعزیز 1746ء **میں پیدا ہوئے اور 1824ء میں وفات پائی۔**
3. سید احمد شہید 1786ء **میں پیدا ہوئے اور 1831ء میں وفات پائی۔**
4. حضرت شاہ ولی اللہ 1734ء **میں مدرسہ رحیمیہ کے انچارج بنے۔**
5. افغانستان کے حکمران **احمد شاہ ابدالی نے** ہندوستانی مسلمانوں کو مراٹھوں سے بچایا۔
6. حضرت شاہ ولی اللہ نے قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔
7. حضرت شاہ ولی اللہ نے افغانستان کے حکمران **احمد شاہ ابدالی کو مدعو کیا۔**
8. سید احمد شہید **حضرت شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے۔**
9. **سید احمد شہید** کو مومنین کا رہنما کا لقب دیا گیا۔
10. سید احمد شہید نے سکھوں کے ساتھ جنگیں لڑیں۔
11. سید احمد شہید نے تحریک جہاد کا آغاز کیا تھا۔
12. سکھ حکمران مہاراجہ **رنجیت سنگھ** نے سید احمد شہید کو قتل کرنے کے لئے پٹھان رہنما کو رشوت دی۔
13. فریزی تحریک کا آغاز **حاجی شریعت اللہ نے کیا تھا۔**
14. **فاریزی تحریک** بنگالی مسلمانوں میں غیر اسلامی رسم و رواج اور روایات کو ختم کرنے کے لئے شروع کی گئی تھی۔
15. **سر سید احمد خان** نے علی گڑھ تحریک کا آغاز کیا۔
16. سر سید احمد خان نے ایک مشہور پمفلٹ **اسباب بغاوت ہند شائع کیا۔**

pakcity.org

17. **سرسید احمد خان** نے 1862ء میں غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی۔

18. **سرسید احمد خان** نے 1875ء میں علی گڑھ میں مسلم اینگلو اورینٹل اسکول قائم کیا۔

19. **محمد بن قاسم** نے سندھ فتح کیا اور برصغیر میں اسلام کو متعارف کرایا۔

20. علامہ اقبال نے **30 دسمبر 1930ء** کو الہ آباد میں دو قومی نظریہ پیش کیا۔

21. 1885ء میں **ایلن آکٹرین ہیوم** نے انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد رکھی۔

22. بنگال کا حصہ **1905 میں بنایا گیا تھا۔**

23. بنگال کی تقسیم **وائسرائے لارڈ کرزن نے کی تھی۔**

24. 1906ء **میں** مسلمانوں کے شملہ وفد کی قیادت **سر آغا خان** نے کی۔

25. مسلم لیگ کا قیام **1906ء میں عمل میں آیا۔**

26. بلوچستان میں مسلم لیگ **قاضی محمد عیسیٰ** نے قائم کی تھی۔

27. **سر آغا خان** مسلم لیگ کے پہلے صدر تھے۔

28. قائداعظم 1934ء **میں مسلم لیگ کے تاحیات صدر بنے۔**

29. **گاندھی** جی نے سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کیا۔

30. 23 مارچ 1942ء **کو کرپس مشن** ہندوستان آیا۔

31. آزادی ایکٹ 27 جولائی 1947 کو **منظور کیا گیا تھا۔**

32. **لارڈ ماؤنٹ بیٹن** ہندوستان کے پہلے گورنر جنرل تھے۔

33. **لارڈ ماؤنٹ بیٹن** ہندوستان کے آخری وائسرائے تھے۔

34. 1940ء میں **قائداعظم** نے لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی۔

35. 1940ء **میں** قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔

36. کشمیری مسلمانوں کو 1948 میں کشمیر کا ایک تہائی علاقہ ملا۔

37. مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان **1948**، 1965 اور 1971 **میں تین جنگیں لڑی گئیں۔**

38. **1961 میں** پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ ہوا۔